اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے
صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبویؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانہ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب	....	اقتباس الانوار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

غوث الاعظم سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رح

شجرہ نسب آں محو در شہود ذات حضرت اللہ، واقف رموز لی مع اللہ، قائل قدمی علی ارقاب اولیاء اللہ، مبرا از التفات ما سوی اللہ غوث ساکنان ارض و سماء، محرم اسرار و علوم ما اوحی، مخصوص کلام ربانی امام الثقلین سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ائمہ اہل بیت کے سترہویں امام ہیں۔ آپ کا اسم گرامی عبدالقادر ہے کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہے آپ اپنے والد ماجد کی جانب سے حسنی ہیں۔ چنانچہ آپ سلسلہ نسب اس طرح ہے حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بن سید ابی صالح موسےٰ جنگی دوست، بن ولی ولی عبداللہ، بن یحیٰی زاہد، بن شاہ محمد سیف اللہ رومی بن شاہ داؤد سیف اللہ بن سید موسیٰ الثانی بن سید عبداللہ المعروف شیخ صالح بن سید ابوالحسن موسےٰ الجون بن سید عبداللہ المخلص بن سید حسن مثنیٰ بن امیرالمومنین امام حسن بن امیرالمومنین امام الثقلین اسداللہ الغالب، حضرت علی ابن ابی طالب والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ حسینی ہیں۔ چنانچہ آپ کی والدہ ماجدہ ام الخیر بی بی فاطمہ بنت ابی عبداللہ صومعی، بن ابوجمال سید محمد بن ابوطاہر بن ابوعطا سید عبداللہ بن ابوکمال سید عیسےٰ بن ابوعلاؤالدین سید محمد بن سید امام علی العریض، بن امام خلفا صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام ابی امام اللہ الحسین

وطن مبارک حضرت غوث الاعظم کا مقتدائے مشائخ جیلان میں شمار ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے آپ کو بعض اوقات گیلانی لکھا گیا ہے۔ لیکن آپ کا مسکن قصبہ جیال تھا۔ تاریخ یافعی میں لکھا ہے کہ اس قصبے کا نام جیال تھا۔ یہ نہایت ہی پرفیض مقام ہے اور آب و ہوا معتدل ہے یہ قصبہ کوہ جودی کے دامن میں واقعہ ہے حضرت نوح علیہ السلام کا بیڑہ اسی جودی پہاڑ پر قرار پذیر ہوا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے: قولہٗ تعالیٰ

سال کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ سوال کنندہ ایک ابدال وقت تھا۔

آپ کا مجاہدہ

آپ فرماتے ہیں کہ شروع میں میں جو مجاہدہ نفس اختیار کرتا تھا اس پر سختی سے کاربند رہتا تھا۔ چنانچہ ایک سال میں مدائن کے ویرانے میں پڑا رہا، تمام جائز چیزوں سے پرہیز کرتا تھا اس عرصہ میں میں نے نہ کچھ کھایا نہ آرام کیا اور نہ سویا، ایک رات کڑاکے کی سردی تھی۔ چنانچہ میں کسریٰ کے محل میں جاکر سو گیا اور مجھے احتلام ہو گیا۔ اس رات میں چالیس بار سویا اور چالیس بار مجھے احتلام ہوا اور ہر بار دریا پر جاکر غسل کرتا تھا۔ اس کے بعد میں محل کی چھت پر جا بیٹھا جہاں نیند نہ آسکتی تھی۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایام طفولیت میں ایک دن میں شہر سے باہر گھوم رہا تھا یوم عرفہ تھا میں ایک گائے کے پیچھے جا رہا تھا۔ گائے نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ اے عبدالقادر تجھے اس کام کے لیے نہیں پیدا کیا گیا[1] یہ سن کر میں ڈر کے مارے گھر آیا اور بالاخانہ پر جاکر دیکھا کہ لوگ عرفات میں کھڑے ہیں[2] اس کے بعد میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں جاکر عرض کیا کہ خدائے عزوجل کے لیے مجھے اجازت دیں تاکہ میں بغداد جاکر تحصیل علم کروں اور نیک لوگوں کی زیارت سے مستفیض ہوں۔ والدہ صاحبہ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے میں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ یہ سن کر انہوں نے رو دیا اور اسی دینار جو والد مرحوم کی میراث سے رہ گئے تھے ان میں سے انہوں نے چالیس دینار میرے بھائی کو دیئے اور چالیس دینار میری گدڑی میں بغل کے نیچے سی دیئے اور مجھ سے وعدہ لے لیا کہ جھوٹ ہرگز نہ بولنا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے رخصت کیا اور فرمایا کہ میرے بیٹے جاؤ میں نے اپنے تمام حقوق

---

[1] یعنی کھیل کود کے لیے
[2] از روئے کشف آپ کی نظر میدان عرفات (مکہ معظمہ) پر پڑی تھی حالانکہ آپ اپنے شہر میں تھے